



۱۰۔ ہمارے مہرباں سجاد حیدر یلدرم

پہلی بات : دوستوں کے متعلق عام طور پر کہا جاتا ہے کہ سچا دوست وہ ہے جو مصیبت میں کام آئے۔ یہ سچ ہے کہ انسان مصیبت کے وقت انھی لوگوں کو یاد کرتا ہے جو اس سے قریب ہوتے ہیں۔ دوست ہمارے ہمدرد، ہم راز اور مددگار ہوا کرتے ہیں لیکن بعض اوقات نادان دوست ہمارے لیے مصیبت بھی بن جاتے ہیں۔ غالب نے کہا تھا، ”دوستی نادان کی ہے جی کا زیاں ہو جائے گا۔“ ذیل کے مضمون میں سجاد حیدر یلدرم نے اپنے دوستوں کے متعلق چند واقعات دلچسپ انداز میں بیان کیے ہیں۔

جان پہچان : سجاد حیدر یلدرم ۱۸۸۰ء میں نہڑور، ضلع بجنور میں پیدا ہوئے۔ ان کا اصل نام سید سجاد حیدر تھا۔ علی گڑھ میں اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کے بعد وہ ڈپٹی کلکٹر کے عہدے پر فائز ہوئے۔ پھر ۱۹۳۰ء میں جزائر اندمان کے ریونیو کمشنر مقرر ہوئے۔ سجاد حیدر یلدرم ادب لطیف کے بانیوں میں شمار کیے جاتے ہیں۔ ان کی تحریروں میں انشائیہ کی خوبیاں پائی جاتی ہیں۔ ان کے مضامین اور افسانوں پر مغربی ادب کے اثرات حاوی ہیں۔ سجاد حیدر یلدرم نے ترکی ڈراموں اور ناولوں کے ترجمے بھی کیے۔ ’خیالستان‘ اور ’جمالستان‘ ان کے افسانوی مجموعے ہیں۔ ۱۹۴۳ء میں لکھنؤ میں ان کا انتقال ہوا۔

میرے دوست احمد مرزا ہیں جنہیں میں بھڑبھڑیا دوست کہتا ہوں۔ یہ نہایت معقول آدمی ہیں اور میری ان کی دوستی نہایت پرانی اور بے تکلفی کی ہے مگر حضرت کی خلقت میں یہ داخل ہے کہ دو منٹ نچلا نہیں بیٹھا جاتا۔ جب آئیں گے شور مچاتے ہوئے، چیزوں کو اُلٹ پلٹ کرتے ہوئے۔ غرض کہ ان کا آنا بھونچال کے آنے سے کم نہیں ہوتا۔ جب وہ آتے ہیں تو میں کہتا ہوں، ”کوئی آرہا ہے، قیامت نہیں ہے۔“ ان کے آنے کی مجھے دور سے خبر ہو جاتی ہے باوجودیکہ میرے لکھنے پڑھنے کا کمرہ چھت پر ہے۔ اگر میرا نوکر کہتا ہے کہ ”میاں اس وقت کام میں بہت مشغول ہیں۔“ تو وہ فوراً چیخنا شروع کر دیتے ہیں کہ ”کم بخت کو اپنی صحت کا بھی تو کچھ خیال نہیں (نوکر کی طرف مخاطب ہو کر) خیراتی! کب سے کام کر رہے ہیں؟“

”بڑی دیر سے۔“

”توبہ توبہ! اچھا بس میں ایک منٹ ان کے پاس بیٹھوں گا۔ مجھے خود جانا ہے۔ چھت پر ہوں گے نا؟ میں پہلے ہی سمجھتا تھا۔“ یہ کہتے ہوئے وہ اوپر آتے ہیں اور دروازے کو اس زور سے کھولتے ہیں کہ گویا کوئی گولہ آ کے لگا (آج تک انھوں نے دروازہ کھٹکھٹایا نہیں) اور آندھی کی طرح داخل ہوتے ہیں۔

”ابا بابا! آخر تمہیں میں نے پکڑ لیا مگر دیکھو دیکھو، میری وجہ سے اپنا لکھنا بند مت کرو۔ میں حرج کرنے نہیں آیا۔ خدا کی پناہ! کس قدر لکھ ڈالا ہے۔ کہو طبیعت تو اچھی ہے؟ میں تو صرف یہ پوچھنے آیا تھا۔ واللہ! مجھے کس قدر خوشی ہوتی ہے کہ میرے دوستوں میں ایک شخص ایسا ہے جو مضمون نگار کے لقب سے پکارا جاسکتا ہے۔ لو اب جاتا ہوں، میں بیٹھوں گا نہیں۔ ایک منٹ نہیں ٹھہرنے کا۔ تمہاری خیریت دریافت کرنی تھی، خدا حافظ!“ یہ کہہ کے وہ نہایت محبت سے مصافحہ کرتے ہیں اور

اپنے جوش میں میرے ہاتھ کو اس قدر دبا دیتے ہیں کہ انگلیوں میں درد ہونے لگتا ہے اور میں قلم نہیں پکڑ سکتا۔ یہ تو علیحدہ رہا، اپنے ساتھ میرے کل خیالات کو بھی لے جاتے ہیں۔ خیالات کو جمع کرنے کی کوشش کرتا ہوں مگر اب وہ کہاں؟ اور دیکھا جائے تو میرے کمرے میں ایک منٹ سے زیادہ نہیں رہے، تاہم وہ اگر گھنٹوں رہتے تو اس سے زیادہ نقصان نہ کرتے۔ کیا میں انہیں چھوڑ سکتا ہوں؟ میں اس سے انکار نہیں کرتا کہ میری اور ان کی دوستی بہت پرانی ہے اور وہ مجھ سے بھائیوں کی طرح محبت کرتے ہیں، تاہم میں انہیں چھوڑ دوں گا۔ ہاں چھوڑ دوں گا... اگرچہ کلیجے پر پتھر رکھنا پڑے گا۔

اور لیجیے، دوسرے دوست محمد تحسین ہیں۔ یہ بال بچوں والے صاحب ہیں اور رات دن انہی کی فکر میں رہتے ہیں۔ جب کبھی ملنے آتے ہیں تو تیسرے پہر کے قریب آتے ہیں، جب میں کام سے تو فارغ ہو چکتا ہوں لیکن اس قدر تھکا ہوا ہوتا ہوں کہ دل یہی چاہتا ہے کہ ایک گھنٹا آرام کرسی پر خاموش پڑا رہوں مگر تحسین آئے ہیں اور ان سے ملنا ضروری ہے۔ ان کے پاس باتیں کرنے کے لیے، سوائے اپنی بیوی بچوں کی بیماری کے کوئی مضمون ہی نہیں۔ میں کتنی ہی کوشش کروں مگر وہ اس مضمون سے باہر نہیں نکلتے۔ اگر میں موسم کا ذکر کرتا ہوں تو وہ کہتے ہیں ہاں بڑا خراب موسم ہے، میرے چھوٹے بچے کو بخار آ گیا، منجھلی لڑکی کھانسی میں مبتلا ہے۔ اگر پولیٹکس یا لٹریچر کے متعلق گفتگو شروع کرتا ہوں تو تحسین صاحب فوراً معذرت پیش کرتے ہیں کہ بھائی آج کل گھر بھر بیمار ہے، مجھے اتنی فرصت کہاں کہ اخبار پڑھوں۔ اگر کسی عام جلسے میں آتے ہیں تو اپنے لڑکوں کو ضرور ساتھ لیے ہوتے ہیں اور ہر ایک سے بار بار پوچھتے رہتے ہیں کہ ”طبیعت تو نہیں گھبراتی؟ پیاس تو نہیں معلوم ہوتی؟“ کبھی کبھی نبض دیکھ لیتے ہیں اور وہاں بھی کسی سے ملتے ہیں تو گھر کی بیماری ہی کا ذکر کرتے ہیں۔

ایک صاحب ہیں جو مجھ سے کبھی نہیں ملتے مگر جب آتے ہیں، میں ان کا مطلب سمجھ جاتا ہوں۔ یہ حضرت ہمیشہ قرض مانگنے کے لیے آتے ہیں اور ایسے وقت آتے ہیں جب میں باہر جانے والا ہوتا ہوں۔ ایک صاحب ہیں جو مجھ سے ملتے ہی کہتے ہیں، ”میاں! عرصے سے میرا دل چاہتا ہے تمہاری دعوت کروں۔“ مگر کبھی اپنی خواہش پوری نہیں کرتے۔ ایک دوست ہیں؛ وہ آتے ہی سوالات کی بوچھاڑ کر دیتے ہیں۔ جب میں جواب دیتا ہوں تو متوجہ ہو کر نہیں سنتے یا اخبار اٹھا کر پڑھنے لگتے ہیں یا گانے لگتے ہیں۔ ایک صاحب ہیں جو جب آتے ہیں، اپنی ہی کہے جاتے ہیں، میری نہیں سنتے۔

یہ سب میرے عنایت فرما اور خیر طلب ہیں مگر اپنی طبیعت کو کیا کروں، صاف صاف کہتا ہوں کہ ان میں سے ہر ایک سے کہہ سکتا ہوں، ع: مجھ پہ احساں جو نہ کرتے تو یہ احساں ہوتا

اب چونکہ میں نے یہ حال لکھنا شروع کر دیا ہے، مناسب معلوم ہوتا ہے کہ چند اور احباب کے متعلق اپنے دلی خیالات ظاہر کروں۔ دروازے پر ایک گاڑی آ کے رکی ہے، میں سمجھ گیا کہ کون صاحب تشریف لا رہے ہیں۔ میں ان کی شکایت نہیں کرنے کا کیونکہ کیا یہ تعجب کی بات نہیں ہے کہ تین گھنٹے سے میں یہ مضمون لکھ رہا تھا کہ کسی کرم فرمانے کرم نہیں فرمایا اس لیے اس کے شکریے میں میں اس مضمون کو اسی نا تمام حالت میں چھوڑتا ہوں اور اپنے دوست کا خیر مقدم کرتا ہوں۔

”آئیے، آئیے۔ مزاج عالی... بہت دن بعد تشریف لائے۔“

معانی و اشارات

Heavy heartedly	بہت برداشت کرنا	کلیجے پر پتھر رکھنا	Talkative	بکواسی، باتونی	بھڑبھڑیا
Excuse	معافی	معدرت	To be eager, restless	چین سے نہ بیٹھنا	نچلا نہ بیٹھنا
Benevolent	مہربانی کرنے والا	عنایت فرما	Nature	عادت	خلقت
Well-wisher	بھلائی چاہنے والا	خیر طلب	Earthquake	زلزلہ	بھونچال
			Hindrance	اڑچن	حرج
			God save	اللہ بچائے	خدا کی پناہ

مشقی سرگرمیاں

- سبق کا بغور مطالعہ کیجیے اور دی ہوئی سرگرمیاں ہدایت کے مطابق مکمل کیجیے۔
- ☆ 'جان پہچان' کی مدد سے ذیل کارواں خاکہ مکمل کیجیے۔
- ☆ سجاد حیدر یلدرم میں
- ☆ میں پیدا ہوئے۔
- ☆ ان کا اصل نام تھا۔
- ☆ اعلیٰ تعلیم سے حاصل کی۔
- ☆ دوست محمد تحسین سے متعلق خاکہ مکمل کیجیے۔
- ☆ محمد تحسین
- ☆ فکر
- ☆ آمد
- ☆ مضمون
- ☆ جلسہ
- ☆ ذکر
- ☆ مصنف کے دوست احمد مرزا کے آنے کا انداز لکھیے۔
- ☆ احمد مرزا سے ایک منٹ کی ملاقات کا مصنف کی طبیعت اور خیال پر اثر تحریر کیجیے۔
- ☆ احمد مرزا کے نوکر خیراتی سے کہے جملے اور مصنف سے کہے جملے کے فرق کو واضح کیجیے۔
- ☆ احمد مرزا سے متعلق مصنف کی رائے لکھیے۔
- ☆ مصنف کے دوسرے دوست کا نام اور پسندیدہ مضمون لکھیے۔
- ☆ موسم اور پالیٹکس کے موضوع پر مصنف کے دوسرے دوست کا رد عمل بیان کیجیے۔
- ☆ مصنف کے تیسرے دوست کی دوستی کا مطلب لکھیے۔
- ☆ مصنف کے دوستوں کی خصوصیات تحریر کیجیے۔
- ☆ مضمون 'میرے دوست' سے متعلق مصنف کا تاثر قلم بند کیجیے۔
- ☆ سبق سے انگریزی الفاظ نقل کر کے انگریزی رسم خط میں لکھیے۔
- ☆ مضمون میں کل مذکور دوستوں کی تعداد لکھیے۔
- ☆ مصنف کے دوستوں کے لیے استعمال کیے گئے صفاتی نام تحریر کیجیے۔
- ☆ خیراتی کب سے کام کر رہے ہیں توبہ توبہ
- ☆ درج بالا جملے میں علامات اوقاف کا استعمال کرتے ہوئے دوبارہ لکھیے۔